سامنے کھل کر آگیا ہے کہ ایک طرف تو جمہوریت اور انتخابی عمل کے خلاف تقریریں کرتے ہوئے ان کی زبانیں خشک نہیں ہوتیں اور دوسری طرف جمہوری عمل کا حصہ بننے میں بھی انہیں کوئی عار نہیں

جہاں یہ اتحاد ایک اچھی پیش رفت اور اہل حدیث حضرات کیلئے خوش کن ہے وہاں اس کا تاریک ترین پہلو یہ ہے کہ "کونسل" کے قیام کے وقت اعلان کیا گیا تھا کہ ہم متحد ہوکر اپنے پلیٹ فارم پر انتخابات میں حصہ لیں گے مگر بعد میں ثابت ہوا کہ یہ تو سادہ لوح عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے کہا گیا تھا اس کا اصل مقد تو نواز شریف کے دربار پر اہل حدیث عوام کا چڑھاوا چڑھانا تھا۔ کچھ لوگ ہر قسم کے حیا کا لبادہ اتار کر میاں نواز شریف کے دربار میں حاضر ہوئے۔ آداب بجالائے اور اہل حدیث کو اس کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے واپس آگئے۔ اس قسم کے گھٹیا سودے کی مثال ایک دفعہ اس وقت دیکھنے میں آئی تھی جب علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید" کیس کے سلسلہ میں چلائی جانے والی اجتماعی تحریک کو ختم کرنے کیلئے ماڈل ٹاؤن کی یاترا کی گئی تھی اور دوسری افسوسناک مثال اس شکل میں نظر آئی ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ یہ نام نہاد راہنما مسلم لیگ میں شامل ہونے کا اعلان کردیتے ہیں اور اہل حدیث عوام کو یوں سستے داموں فروخت نہ کرتے بہرحال یہ کہنا بھی درست نہیں کہ اس سارے عمل میں سعودی عرب ملوث ہے کیونکہ سعودی عرب پاکستان کے داخلی مسائل میں مداخلت کا قائل نہیں ---- ہماری تحقیق کے مطابق ایسی کوئی بات نہیں۔

اہم اعلان

(۱) میں نے قاضی عبدالقدیر خاموش صاحب سے اختلافات کی بنیاد پر اپنا تعلق ختم کرلیا ہے۔ ایک عرصہ تک میں ان سے تعاون کرتا رہا مگر اب میری ذاتی رائے ہے کہ وہ محض اپنی ذات کیلئے جدوجہد کررہے ہیں۔ مسلک کو ان کی جدوجہد کا کوئی فائدہ نہیں یہی وجہ ہے وہ اہل حدیث عوام کی تائید سے کلی طور پر محروم ہوچکے ہیں۔ میری رائے میں انہیں اہل حدیث کے نام پر سیاست کرنے کا کوئی حق نہیں رہا۔ مجھے اپنی ذاتی مسائل میں بھی تلخ تجربات ہوئے ہیں۔

عطاء الرحمن ثاقب

(۲) ادارہ شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب آف راجووال کی صحت کیلئے دعاگو ہے اور قارئین سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ ان کی صحت یابی کیلئے خلوص دل سے دعا فرمائیں۔ ان کا وجود ہمارے لئے غنیمت ہے۔

(۳) "یزید" کے متعلق تحقیقی مقالات کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس موضوع پر تحقیق کرنے سے بلاوجہ اجتناب کیا جاتا رہا ہے۔ مجلہ ترجمان السنہ نے اپنے صفحات اس کیلئے مختص کئے ہیں۔ سردار داؤد احمد خاں صاحب کی تحقیق بھی آئندہ شماروں میں شائع کی جائے گی۔